بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰	۱۸ ماہ وفا ھ ۱۳۲۱ ش	۴ ماہ رجب سنہ ۱۳۶۱ھ	۱۸ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۶۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ وفا سنہ ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد الکریم صاحب ابن حکیم عبد العزیز صاحب فیروز پور کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر نصیرہ بیگم بنت بابو جلال الدین صاحب قادیان سے پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

کل کے پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب دورہ پر تشریف لے گئے ...

روزنامہ الفضل قادیان ۴ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی کی مجوزہ اور کانگرس کی پاس کردہ خطرناک قرارداد

کیا ہی عبرت آموز ہے یہ انقلاب۔ کہ وہی لوگ جو گاندھی جی کو امن کا دیوتا، عدم تشدد کا موجد۔ اور مجسم محبت قرار دیتے تھے آج انہی میں سے بعض برملا کہہ رہے ہیں۔ اور گاندھی جی سے پوچھ رہے ہیں۔ کہ "آپ میں اور نیرو میں کیا فرق ہے؟" نیرو دُنیا کا نہایت ہی ظالم اور سفاک انسان تھا۔ اور روم کا بادشاہ جب روما سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ اور یہ نہایت خوبصورت شہر جل کر راکھ کا ڈھیر بن رہا تھا۔ تو اس وقت نیرو تماشہ دیکھ رہا اور خوشی کی ترنگ میں بانسری بجا رہا تھا۔

اس ظالم ترین انسان کے سفاکانہ طریق عمل کا حوالہ دے کر گاندھی جی سے کہا گیا ہے۔ کہ "کیا آپ بھی اسی کی طرح ایک ایسی آگ کو سلگانے کے بعد جسے آپ بجھا نہیں سکیں گے۔ سیوا گرام میں چین سے بیٹھکر تماشہ دیکھیں گے!" اس کے جواب میں گاندھی جی نے جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "یہ فرق بالکل صاف ہو جائے گا بشرطیکہ میری دیا سلائی گیلی نہ ثابت ہوئی آپ اطمینان رکھیں۔ کہ اس آگ کے میرے قابو سے نکل جانے کی صورت میں میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ بلکہ آپ مجھے اپنے ہی ہاتھوں سے مشتعل کی ہوئی اس آگ کے شعلوں میں جل کر مرتا ہوا پائیں گے۔" (ملاپ ۱۴ جولائی)

اس جواب سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ آج کل گاندھی جی جس خوفناک آگ کے سلگانے میں مصروف ہیں۔ اس کے متعلق انہیں خود بھی خدشہ ہے۔ کہ ممکن ہے وُہ اہل ہند کے لئے تباہی و بربادی کا باعث بن جائے۔ اسی لئے اس کے شعلوں میں خود بھی جل مرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور اسے اپنے۔ اور نیرو کے درمیان فرق بتا رہے ہیں۔ لیکن اول تو یہ فرق اس وقت تک بالکل بے حقیقت ہے۔ جب تک ثابت نہ ہو جائے۔ بہت ممکن ہے جب گاندھی جی کی سلگائی ہُوئی آگ کے شعلے بلند ہوں۔ تو وہ یہ کہکر دُور جا کھڑے ہوں۔ کہ انہیں اندر کی آواز یہ کہہ رہی ہے کہ جس طرح بھی اس آگ سے بچ سکتے ہو۔ بچو لیکن جس طرح وُہ کہہ رہے ہیں۔ اگر اسی طرح کر بھی گزریں۔ تو بھی نتیجہ کے لحاظ سے نیرو اور ان میں کوئی فرق نہ رہے گا۔ بلکہ ان کا فعل بہت زیادہ نقصان رساں اور تباہ کُن ہونے کی وجہ سے انہیں نیرو سے بڑھ کر قرار دے گا۔ کیونکہ نیرو نے ایک شہر کو برباد کیا۔ لیکن گاندھی جی کی آگ سارے ہندوستان کی بربادی کا موجب بن سکتی ہے۔ اس میں اگر گاندھی جی جل مریں۔ تو اس طرح نہ وُہ آگ بجھ جائے گی۔ اور نہ ہندوستان بربادی سے بچ سکے گا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ گاندھی جی نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے حال کے اجلاس میں اپنی جو مجوزہ قرارداد پاس کرائی ہے۔ اگر اس کو عمل میں لایا گیا۔ تو ہندوستان کا امن و امان اس بُری طرح تباہ ہو گا اور اہل ہند پر ایسی تباہی آئے گی جس کی گزشتہ زمانہ میں شاید ہی کوئی مثال مل سکے۔

گاندھی جی نے اپنی اس نئی سکیم کو "کھلم کھلا بغاوت" قرار دیا ہے۔ اور گو انہوں نے حسب معمول یہ بھی کہا ہے کہ "یہ اجتماعی تحریک بالکل عدم تشدد پر مبنی ہوگی۔" لیکن یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔ اور ان کے بے بنیاد ہونے کا تجربہ گاندھی جی پہلے کئی بار کر چکے ہیں۔ اور اب بہت زیادہ وسیع پیمانہ پر کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ انگریزی حکومت ہندوستان سے چلی جائے۔ ورنہ کانگرس سیاسی حقوق اور آزادی کو بحال کرنے کے لئے عدم تشدد پر مبنی تمام طاقت کو استعمال کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ لیکن اس کو حق بجانب قرار دینے کے لئے انہوں نے جتنی باتیں پیش کی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسی نہیں۔ جسے موجودہ حالات میں معقول قرار دیا جا سکے۔ مثلاً گاندھی جی نے سب سے پہلی بات یہ پیش کی ہے۔ کہ "غلامی کی وجہ سے ہندوستان اپنی حفاظت کرنے اور اس فیصلہ کُن جنگ میں جو انسانیت کو تباہ کر رہی ہے۔ کوئی مؤثر حصہ نہیں لے سکتا۔ لہٰذا ہندوستان کی آزادی اس کے اپنے مفاد کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ دُنیا کی حفاظت۔ اور نازی ازم۔ فیسی ازم۔ اور ملٹری ازم اور دوسری تمام قسم کے امپیریلزم کو ختم کرنے۔ اور ایک قوم پر دوسری قوم کے حملوں کو روک دینے کے لئے اشد ضروری ہے۔" (ملاپ ۱۲ جولائی)

گویا ادھر انگریزی حکومت ہندوستان سے اُٹھی۔ ادھر کانگرس کے زیر انتظام ہندوستان اتنی بڑی جنگی طاقت کا مالک بن جائے گا۔ کہ ساری دُنیا اس کے نام سے کانپنے لگ جائے گی۔ اس وقت کانگرسی فوجیں نہ صرف ہندوستان کی حفاظت کرنے کے قابل ہوں گی۔ بلکہ موجودہ عالمگیر جنگ میں مؤثر حصہ لے کر اسے فوراً ختم بھی کرا دیں گی۔ یہ سب کچھ آنِ واحد میں ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ انگریزی حکومت ہندوستان سے چلی جائے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا کسی انسانی عقل و فکر میں یہ بات آ سکتی ہے۔ کہ گاندھی جی جو خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور جس کی خاطر سارے ہندوستان میں بے امنی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ وُہ کبھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔

یہ تو صاف بات ہے کہ انگریزی حکومت ہندوستان سے گئی۔ تو انگریزی فوجیں بھی جائیں گی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ریز اپنی فوجیں اس لئے نہ چھوڑ جائیں گے کہ وہ کانگرس کی خاطر اپنی جانیں دیں۔ اس صورت میں کانگرس کو اپنی فوجیں خود بھرتی کرنی پڑیں گی۔ اور صدر کانگرس مولوی ابو الکلام صاحب آزاد نے یہ اعلان کر بھی دیا ہے۔ کہ "کانگرس کی پوزیشن یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی حفاظت مسلح فوجوں سے ہی ہوسکتی ہے۔ مہاتما گاندھی نے ہماری اس پوزیشن کی تعریف کی ہے۔ آپ نے کہا میں جبری بھرتی تک فرق نہ کروں۔ لیکن انگریزوں کی موجودگی سے یہ چیزیں ناممکن ہوگئی ہیں" (ملاپ ۱۶ جولائی)

گویا جب ہندوستان میں انگریز نہ ہونگے تو گاندھی جی فوراً اپنی فوجیں مہیا کرلیں گے اور جبری بھرتی شروع کردیں گے۔ نہ معلوم اس وقت ان کا عدم تشدد کدھر جائے گا۔ موجودہ جنگ میں وہ کئی بار انگریزوں کو عدم تشدد پر عمل کرنے کی تلقین کرچکے ہیں۔ لیکن اپنی یہ حالت ہے کہ جبری بھرتی کے اعلان کرنے اور مسلح فوجوں سے ہندوستان کی حفاظت کرنے کے اعلان کرنے لگ گئے ہیں۔ پھر ملک کی حفاظت کرنے والی فوجیں چند دنوں میں بھرتی نہیں کی جاسکتیں نہ انہیں جھٹ پٹ لڑنے اور مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ نہ ان کے لئے ہتھیار اتنی جلدی مہیا کئے جاسکتے تھے۔ ان حالات میں کیونکر کہا جاسکتا ہے۔ کہ ایسے نازک موقعہ پر جبکہ ہندوستان چاروں طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ طاقتور دشمن اس کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ گاندھی جی اور ان کے ساتھی فوراً نہایت زبردست اور دشمن کا مونہہ پھیر دینے والی فوجیں اور سامان مہیا کرلیں گے۔

پھر یہ بھی غور فرمایئے کہ نئی بھرتی شدہ فوجوں کی تربیت کون کرے گا اور انہیں ٹریننگ کون دے گا۔ تمام کانگرسی لیڈروں میں سے معہ گاندھی جی شائد ہی کوئی ایسا ہو۔ جسے موجودہ زمانہ کے تمام جنگی آلات صرف دیکھنے کا موقعہ ملا ہو۔ ان کا استعمال کرنا اور دوسروں کو استعمال کرنے کی ٹریننگ دینا تو بڑی بات ہے۔ پھر جو لوگ ساری عمر گاندھی مکتب میں عدم تشدد کا سبق پڑھتے اور چرخہ چلانا سیکھتے رہے۔ انہیں جنگی علوم وفنون سے کیا مس ہوسکتی ہے۔

ان سب حالات کو پیش نظر رکھ کر کہنا پڑتا ہے۔ کہ گاندھی جی نے اپنی قرارداد میں جو مطالبہ کیا ہے۔ اور پھر اس مطالبہ کی تائید میں جو وجوہ پیش کئے ہیں وہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہیں۔ اور اگر عام لوگوں نے عقل وسمجھ سے کام لے کر گاندھی جی کی اس سکیم کو رد نہ کردیا۔ جس کی انہوں نے حکومت کو دھمکی دی ہے۔ تو نہایت خوفناک نتائج نکلنے کا خطرہ ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض

"میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود وباش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں۔ کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہوکر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہونچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہوجائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔ گورنمنٹ برطانیہ جس کے زیر سایہ ان کے مال اور جانیں اور آبروئیں محفوظ ہیں۔ بصدق دل اس کے وفادار تابعدار رہیں۔ اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں۔ اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو انکے ساتھ آمد ورفت رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے۔ یا اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں ہے۔ یا حقوق عباد کی پروا نہیں رکھتا۔ اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے۔ اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت وارادت ہے۔ اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا۔ کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو۔ اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء)

۳۱ جولائی یاد رکھیں

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو زمیندار ہیں انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ کہ ۳۱ جولائی تک سال ہشتم کے چندہ کی ادائیگی انہیں السابقون الاولون کی پہلی صف میں کھڑا کردیگی۔ کیونکہ اس صورت میں انہوں نے فصل نکلتے ہی اللہ تعالیٰ کا جو قرض تھا وہ ادا کردیا۔ پس زمیندار احباب اور عہدہ دار خاص توجہ کرکے ۳۱ جولائی تک اپنے وعدے مرکز میں داخل کرلیں۔ اسی طرح شہری جماعتوں اور افراد کو اتنی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ جولائی تک بہ حیثیت جماعت مرکز میں داخل ہوجائے۔ بیرون ہند کے احباب بھی اسی جدوجہد میں ہیں۔ کہ اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

قائدین بیرون مجالس فوری توجہ کریں

یہ امر نہایت افسوس ناک ہے کہ باوجود اس کے کہ "الفضل" میں کئی بار اعلان شائع ہوچکا ہے۔ کہ قائدین بیرون مجالس اپنی مجالس کے اراکین کی فہرستیں بمعہ ان کی عمر پیشہ اور تعلیم کے ارسال کریں۔ نیز جو دوست مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن بننے کے قابل ہیں۔ ان کی فہرستیں بھی معہ ان کی ولدیت اور پتہ کے بھیجدیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک بعض قائدین مجالس نے اس طرف بھی توجہ نہیں کی۔ اس لئے میں پھر اس اعلان کے ذریعہ ان سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی جو پندرہ سے چالیس سال عمر کا ہے۔ وہ مجلس کا رکن بننے کے قابل ہے۔ خاکسار عبد الرحمن مہتمم تجنید

اضلاع لائل پور وشیخوپورہ کی جماعتوں کے عہدہ دار توجہ کریں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ احمدیہ کمپنی کے قیام کے لئے مختلف ضلعوں کا دورہ کیا جارہا ہے۔ اس وقت ضلع سیالکوٹ۔ گجرات۔ اور گوجرانوالہ کی جماعتوں میں مذکورہ بالا غرض کے لئے دورہ کیا جاچکا ہے۔ اس وقت تک جو گورداسپور اور مذکورہ بالا ضلعوں سے بھرتی ہوئی ہے۔ وہ کل مطلوبہ نفری کے قریباً دو تہائی ہوچکی ہے۔ باقی ماندہ نفری کے لئے اب ضلع شیخوپورہ اور لائل پور وغیرہ کی جماعتوں سے بھرتی کرنی ہے۔ اس کے لئے صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب عنقریب دورہ پر آنے والے ہیں آپ کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) شیخوپورہ ۲۸ جولائی (۲) لائل پور ۲۹ و ۳۰ جولائی

جن جماعتوں سے مذکورہ بالا مقامات میں بھرتی کرنی مقصود ہے۔ انہیں خط لکھ دیئے گئے ہیں۔ لہذا مقامی جماعتوں کے کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ قابل بھرتی نوجوانوں کو مقررہ تاریخ پر اور مقررہ مقام پر لے آئیں یا بھیج دیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ محمد نصیب صاحب مہاجر قادیان

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

۱۶ ؍ اگست ۱۸۹۷ء میں قادیان دارالامان والایمان آیا۔ اور اگست کے آخر یا اوائل ستمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ صحیح تاریخ بیعت یاد نہیں۔ میرے لئے ۱۶ ؍ اگست ۹۷ء کا دن بڑا ہی مبارک تھا جسے گزرے آج قریباً تینتالیس سال ہو چکے ہیں۔

(۱)

میں یہاں دن کے بارہ بجے پہونچا۔ سب سے پہلے حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت کی۔ کیونکہ انہی کی طرف مجھے بابو غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر نے (اللہ تعالےٰ کی ان پر بے شمار رحمتیں ہوں۔ جو غالباً بھیرہ کے رہنے والے تھے) بھیجا تھا۔ میں نے حضرت مولوی صاحب کے پاس بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی، شیخ عبد الرحیم صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب نومسلمین کو دیکھا۔ اور ایک طالب علم حکیم غلام محمد صاحب حکیم مرحوم بھی موجود تھے۔ چند منٹ کے بعد حضرت مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے گول کمرہ میں تشریف لے گئے۔ مجھے بھی کھانے کے لئے کہا گیا۔ ان دنوں لنگر خانہ وہاں تھا۔ جہاں اب حضرت نواب صاحب کا شہر والا مکان ہے۔ وہاں ملک غلام حسین صاحب اور پیر اندنہ پہاڑیہ کام کرتے تھے مجھے انہوں نے کھانا کھلایا۔

(۲)

اس کے بعد نمازِ ظہر کا وقت آیا۔ نماز کے لئے مسجد مبارک میں گیا۔ اس وقت مسجد بالکل چھوٹی سی تھی۔ چوڑائی بہت کم تھی۔ آخر مسجد میں چودھویں رات کا چاند یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار کو حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور نے سارے حالات دریافت فرمائے۔ اور بڑی توجہ سے میری طرف دیکھا۔

(۳)

اُن دنوں پادری مارٹن کلارک نے اقدامِ قتل کا مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دائر کر رکھا تھا۔ حضور علیہ السلام ۱۸ ؍ اگست کو معہ قافلہ گورداسپور روانہ ہوئے۔ تاریخ پیشی ۲۰ ؍ اگست تھی۔ جب حضور روانہ ہوئے۔ تو بارش کا نام و نشان تک نہ تھا۔ مگر تشریف لے جانے کے بعد اس قدر بارش ہوئی۔ کہ تمام راستے بند ہو گئے۔ جناب ڈگلس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع نے ۲۳ ؍ اگست فیصلہ سنانے کی تاریخ مقرر کر دی۔ اس پر حضرت اقدس واپس نہ آسکے۔ بلکہ ایک شخص کے ذریعہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اطلاع بھجوائی۔ کہ ہم اب فیصلہ سُنکر ہی قادیان آئیں گے۔ چنانچہ پیشگوئی کے ماتحت کامیاب واپس آئے۔

(۴)

بوقت زیارت میں نے دیکھا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرِ مبارک پر فولڈ ہو جانے والی پتلی سُرخ رنگ کی ٹوپی تھی۔ بدن مبارک پر باوجود موسمِ گرما کے فلالین کی قمیص اور گرم ہی پاجامہ تھا۔ عام طور پر حضور علیہ السلام کی یہ عادت تھی۔ کہ (علاوہ اوقاتِ نماز) مسجد میں کوٹ اور پگڑی کے بغیر ان تین کپڑوں میں ہی آجایا کرتے تھے۔ مگر مکان کے نیچے جب حضور علیہ السلام سیر وغیرہ کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو پھر پورا لباس زیبِ تن ہوتا۔ یعنی کوٹ۔ ٹوپی کے اوپر پگڑی بھی ضرور ہوتی۔ پگڑی ہمیشہ سفید ململ کی ہوتی۔ جس کے نیچے کلاہ کبھی نہ ہوتا بلکہ وہی نرم رومی ٹوپی۔ اور کبھی خالی پگڑی۔ پاؤں میں کبھی جُراب کے ساتھ اور کبھی اس کے بغیر سُرخ رنگ کی کھال کی جُوتی۔ اور گاہے گاہے گرگابی۔ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی ہوتی تھی۔

(۵)

اُن دنوں قادیان میں اپنا کوئی مدرسہ نہ تھا۔ مالیر کوٹلہ میں حضرت نواب محمد علی خانصاحب نے ایک سکول جاری کر رکھا تھا جس کے ناظم مرزا خدا بخش صاحب تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے نواب صاحب کو میرے لئے خط لکھا۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رکھنا تھا۔ اس لئے نواب صاحب کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ ان دنوں حضرت مولوی صاحب طلباء کو مختلف درس دیا کرتے تھے۔ یہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کا پرائمری سکول تھا۔ یا آریوں کا اینگلو ورنیکلر مڈل سکول جس کا ہیڈ ماسٹر ایک سخت متعصب سوم راج نام آریہ تھا۔ آریوں کے اس سکول میں مجھے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے داخل کرا دیا۔ میں چند ماہ وہاں پڑھتا رہا۔ اس وقت مرزا احسن بیگ صاحب مرحوم۔ مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم اور ایک طالب علم حکم دین نامی بھی اس سکول میں پڑھتے تھے۔ اساتذہ کی طرف سے ہمیں تناسخ اور گوشت خوری وغیرہ مسائل پر مضامین لکھنے کو کہا جاتا تھا۔ اس وقت بھائی عبد الرحیم صاحب نومسلم اور بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی مجھے مضامین لکھ دیتے تھے۔ جو میں سکول میں جا کر سُنا دیتا۔ جنہیں سُنکر وہ جل اُٹھتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے مجھے اپنے سکول سے خارج کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ اس کا علم مجھے برادرم حکم دین صاحب کی معرفت ہوا۔ میں نے حضرت مولوی صاحب اور حکیم فضل الدین صاحب کو اس کی اطلاع کر دی۔ اور خود سکول جانا چھوڑ دیا۔

(۶)

قادیان میں اُن دنوں سٹیشنری۔ یا بسکٹ وغیرہ کی کوئی دوکان نہ تھی۔ اس لئے میں ایک مختصر سے پیمانہ پر اس قسم کی اشیاء بٹالہ یا امرتسر سے لا کر فروخت کرتا رہا۔ ان خوردنی اشیاء میں گول شکل کا بسکٹ ہوا کرتا تھا۔ جسے بکرم کہا کرتے تھے۔ قادیان میں اس وقت اس چیز اور اس کے نام سے کوئی آشنا نہ تھا۔ اس کام کے لئے روپیہ حکیم فضل الدین رضی اللہ عنہ نے دیا۔ یہ سلسلہ بعد میں اچھی خاصی ترقی کر گیا کیونکہ اس قسم کی اشیاء کی یہاں اور کوئی دوکان نہ تھی۔ اور یہ اشیاء حضرت خلیفہ اول رضہ کے مطب کی الماریوں میں یا بڑے دروازہ کے پاس ہی بائیں ہاتھ کی کوٹھڑی میں رکھی رہتی تھیں۔

(۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کے وقت سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب واپسی پر احمدیہ چوک میں پہونچتے تو تھوڑی دیر کے لئے وقفہ فرماتے اس وقت بعض مخلصین اپنے کپڑوں کے ساتھ حضور کے جسمِ مبارک سے گرد و غبار صاف کرتے۔ اور آپ کھڑے رہتے۔ میر عابد علی شاہ صاحب کو میں نے اکثر دیکھا۔ کہ اس موقعہ پر وہ آپ کے پاؤں کے قریب بیٹھ جاتے۔ اور اپنے نہایت عمدہ سفید رنگ کے صافہ سے حضور علیہ السلام کی جوتی صاف کرتے پاؤں سے گرد جھاڑتے۔ اور حضرت اقدس ان کے اخلاص کا خیال کر کے ٹھہرے رہتے اس کے بعد گھر میں تشریف لے جاتے۔

(۸)

عام طور پر اس قسم کے موقعہ پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتے۔ کہ حضور ہمارے کچھ بچے آریوں کے سکول میں پڑھتے ہیں۔ اور وہ انہیں تنگ کرتے ہیں۔ اس لئے اپنا سکول ہونا چاہیئے۔ جواب میں حضور علیہ السلام فرماتے ٹھیک ہے بہت اچھا۔ غرضکہ کئی ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

(۹)

آخر ایک روز ۱۲ بجے دن کے حضرت اقدس کے ہمراہ گول کمرہ میں کھانا کھانے کے لئے حضرت مولوی صاحب تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر اور بھی احباب تھے وہاں سکول کا ذکر چل پڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تجویز کو منظور فرما لیا۔ اور اُسی وقت احباب موجودہ میں سے بعض نے تھوڑا تھوڑا سا چندہ بھی لکھوا دیا۔ جس کی میزان غالباً دس بارہ روپے ماہوار سے زیادہ نہ تھی۔ اس میں سب سے زیادہ حصہ [illegible] حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا حبب الیّ من دنیاکم ثلاث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ مجھے تمہاری دنیا کی تمام چیزوں میں سے صرف تین چیزیں محبوب قرار دی گئی ہیں۔ خوشبو۔ عورت۔ اور نماز۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہی تین چیزیں ایسی ہیں جن کو دنیا حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ خوشبو کا استعمال روحانیت کے منافی سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو کوئی عزت کا مقام حاصل نہیں تھا۔ اور عبادت الٰہی کی طرف سے تو ایسی بے توجہی تھی۔ کہ اشرف المخلوق انسان اصنام و احجار کے آگے سربسجود ہو رہا تھا۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ عورتوں کے لئے بھی رحمت تھے۔ مردوں کے لئے بھی رحمت تھے۔ بوڑھوں کے لئے بھی رحمت تھے۔ بچوں کے لئے بھی رحمت تھے۔ دوستوں کے لئے بھی رحمت تھے اور دشمنوں کے لئے بھی رحمت تھے۔ آپ کی بعثت کے بعد غلامی کی زنجیریں جو نسل انسانی کے پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں کٹ گئیں۔ وہ طوق جنہوں نے ان کی گردنوں کو جھکایا ہوا تھا۔ توڑ دیئے گئے۔ اور دنیا نے صحیح معنوں میں حریت اور آزادی کا پہلی مرتبہ سانس لیا۔ عورت جسے نہ سوسائٹی میں کوئی مقام حاصل تھا۔ نہ مذہب اس کے شرف کو تسلیم کرتا تھا۔ نہ ماں ہونے کی حیثیت سے اس کی کوئی قدر تھی۔ نہ بیوی ہونے کی حیثیت سے وہ محبت کے قابل سمجھی جاتی۔ اس گری ہوئی مخلوق کو بھی خدا کے اس فرستادہ نے اٹھایا۔ اور اپنی امت کو یہ درس دیا کہ عورتوں سے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آیا کرو۔ اور ان کے جذبات و احساسات کا خیال رکھا کرو۔ یہ اوامر بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح ہمیں احادیث کی کتابوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ انہی میں سے چند احکام بطور نمونہ اس لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ تا دنیا کو معلوم ہوسکے کہ اسلام میں عورت کو کیا مقام حاصل ہے:۔

حدیث اوّل۔ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین مرد وہ ہے جو اپنے اہل سے بہترین سلوک کرتا ہے پھر آپ نے اپنا نمونہ پیش کیا۔ اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ بہتر سلوک اپنے اہل سے کرنے والا ہوں۔

حدیث دوم۔ عن عبد اللہ ابن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم خیارکم لنسائھم (ابن ماجہ ابواب النکاح باب حسن معاشرۃ النساء ص۱۴۳) حضرت ابن عمر کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہتر سلوک کرتے ہیں:۔

حدیث سوم۔ ان رجلاً سأل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما حق المرأۃ علی الزوج قال ان یطعمھا اذا طعم وان یکسوھا اذا اکتسی ولا یضرب الوجہ ولا یقبح ولا یھجر الا فی البیت (ابن ماجہ ابواب النکاح باب حق المرأۃ علی الزوج ص۱۳۴) ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ عورت کے مرد کے ذمہ کیا کیا حقوق ہیں آپ نے فرمایا جب وہ کھائے تو اسے بھی کھلائے۔ جب اپنے لئے کپڑے بنوائے تو اسے بھی بنوا کر دے۔ اور مونہہ پر اسے کبھی نہ مارے۔ نہ اسے بُرا بھلا کہے۔ اور اگر کبھی ناراض ہو۔ تو نہ خود گھر سے نکلے۔ اور نہ اسے نکالے۔ بلکہ گھر کی چاردیواری کے اندر ہی ناراضگی اور جدائی کا اظہار کرے۔ گویا کھانے پینے پہننے اور گھر کے دیگر امور میں عورت کو مرد کے برابر حقوق دیئے گئے ہیں۔ اور مردوں کو نصیحت کی گئی ہے۔ کہ وہ عورتوں کے ساتھ بد اخلاقی کے ساتھ پیش نہ آیا کریں۔ اور اگر کبھی ناراضگی کے طور پر علیحدگی ضروری بھی ہو۔ تو یہ علیحدگی گھر کی چاردیواری تک ہی محدود ہونی چاہیئے۔

حدیث چہارم۔ ابن ماجہ ابواب النکاح باب حق المرأۃ علی الزوج ص۱۳۴ میں آتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ استوصوا بالنساء خیرا فانھن عندکم عوان لیس تملکون منھن شیئا غیر ذالک الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا۔ کہ اے مسلمانو عورتوں کے متعلق میری یہ بات سنو۔ کہ ان کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کیا کرو۔ سوائے اس کے کہ وہ ایسی بدی کریں جسے سب لوگ بُرا سمجھیں۔ اور جو نہایت کھلی کھلی ہو۔ اگر وہ کوئی ایسی بے حیائی کی بات کریں۔ تو کچھ دن اپنے پاس سے علیحدہ کردو۔ اگر مان لیں تو بہتر ورنہ ان کو کچھ بدنی سزا دو۔ لیکن ایسی سزا نہ ہو۔ کہ ان کے جسم پر اس سے نشان پڑ جائیں۔

حدیث پنجم۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عورت کو مرد کے گھر کا بادشاہ قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں المرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وھی مسئولۃ (بخاری جلد ۳ کتاب النکاح باب قوا انفسکم واھلیکم نارا ص۱۸۱) عورت اپنے شوہر کے گھر میں بادشاہ ہے۔ اس سے بھی پرسش ہوگی۔ کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح ادا کیا ہے یا نہیں۔

حدیث ششم۔ مسلم جلد ۱ کتاب الحیض ص۱۲۹ میں آتا ہے۔ عن عائشۃ قالت کنت اشرب وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ فیشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں جس برتن میں پانی پیتی تھی۔ وہی برتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا کرتی تھی۔ اور آپ اسی جگہ مونہہ رکھ کر پانی پیا کرتے۔ جہاں سے میں نے پیا ہوتا تھا۔ اور میں ایک گوشت کی بوٹی تھوڑی سی کھا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا کرتی تھی۔ اور آپ بھی اسی جگہ سے کھاتے تھے۔ جہاں سے میں نے کھایا ہوتا۔ خواہ میں حیض کی حالت میں ہی کیوں نہ ہوتی۔

حدیث ہفتم۔ ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض فیقرأ القرآن (مسلم جلد ۱ کتاب الحیض ص۱۲۹) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر قرآن شریف پڑھا کرتے رہے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

حدیث ہشتم۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں لڑکیوں کے لئے کتنی محبت تھی۔ اس کا پتہ اس حدیث سے لگ سکتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتیں۔ تو قام الیھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علیھا قامت من مجلسھا فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا (ترمذی جلد ۲ ابواب المناقب ص۲۲۷) کہ جب حضرت فاطمہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اور بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھایا کرتے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی حضرت فاطمہ کے مکان پر تشریف لے جایا کرتے تھے تو وُہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتیں۔ اور اپنی جگہ بٹھاتی تھیں

حدیث نہم۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ اور آپ کا ناقہ خود بخود بنو نجار کے محلہ میں پہنچا۔ تو آپ کے استقبال کو وہاں کے لوگ نکلے اور لڑکیوں نے مل کر یہ گانا شروع کیا

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار

ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں خوشا ہو محمد صلعم کیسا ہی اچھا ہمسایہ ہے

حدیث میں آتا ہے آپ نے یہ سنکر فرمایا اللہ یعلم انی لاحبکن۔ کہ اللہ جانتا ہے میرا دل تم سے محبت رکھتا ہے۔ (ابن ماجہ ص۱۳۶ ابواب النکاح باب الغناء والدف) کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرقہ اناث کی کم قدری کی۔ اور انہیں ذلیل سمجھا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جس قدر عورتوں کے حقوق کا خیال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے۔ اس کی مثال صفحۂ ارض پر اور کہیں نظر نہیں آسکتی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وَقَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

خدام الاحمدیہ کی تحریک اور اس کی اہمیت

ہمارے مذہب کا نام ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کامل فرمانبرداری کو چاہتا ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ محض کسی مذہب کو مان لینا دراصل کوئی خوبی نہیں یعنے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی اس لئے جنت میں جائے کیونکہ وہ یہودی۔ عیسائی یا مسلمان ہے۔ بلکہ جنت تو اس کے لئے قرار دی گئی ہے۔ جو اپنے تئیں کامل فرمانبرداری کے ساتھ اپنے رب کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ اس حالت میں کہ وہ نیکی کرنے والا ہو۔ دراصل وہی لوگ اجر کے لائق ہیں۔ اور وہی لوگ ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہے۔ اور نہ کوئی غم۔ جیسا کہ فرمایا بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

قرآن کریم نے ہر سچے اور حقیقی مسلمان کا فطرتی جذبہ یہی قرار دیا ہے۔ کہ اس کے دل سے ہر وقت یہی آواز نکلتی ہے۔ کہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر۔ اور یہی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اس مذہب کی روح ہے۔ اور ہم تبھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ جب ہمارے اندر یہ روح کام کرے۔ کیونکہ بغیر روح کے کوئی چیز بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ سو ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئیے۔ اور ہر اس آواز کو جو خدا کے رسول اور اس کے قائم مقام کے ذریعہ اٹھے۔ اس کا اسی جذبہ سے استقبال کرنا چاہئیے۔ یعنی یہ کہ سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر۔ اور جب ہمارے اندر یہ روح کام کرے گی۔ تبھی ہم ایک زندہ جماعت کہلا سکیں گے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد ہم یہ بات بڑے افسوس کے ساتھ لکھتے ہیں۔ کہ بعض علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہیں۔ اور جہاں قائم ہیں۔ وہاں بھی بعض ایسے نوجوان ہیں جو اس مجلس کے رکن نہیں ہیں۔ معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اس تحریک کو ۱۹۳۸ء میں جاری کیا۔ اور آپ نے فرمایا تھا۔ کہ پندرہ سے چالیس سال تک کے تمام نوجوان اس مجلس کے رکن بنیں۔ قریباً ڈیڑھ سال کے بعد یعنی اگست ۱۹۴۰ء میں حضور نے قادیان کے تمام پندرہ سے چالیس سال کے نوجوانوں کے لئے اس مجلس کا رکن بننا لازمی قرار دیا۔ اور اسی لئے قادیان کے نوجوانوں کے لئے خدام الاحمدیہ میں لازمی بھرتی ہے۔ اس اعلان میں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ بیرونی جماعتوں کے عہدیداروں کے لئے بھی اس مجلس کا رکن بننا لازمی ہے۔ اور اگر وہ عمر میں چالیس سال سے زیادہ ہیں۔ تو انہیں انصار اللہ کا رکن بننا پڑے گا۔ باقی بیرون جماعت احمدیہ کے افراد کے متعلق فرمایا۔ کہ فی الحال ان کے لئے مجلس کا رکن بننا لازمی قرار نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ آپ رضاکارانہ جذبہ کو مٹانا نہیں چاہتے۔ جو ثواب نوافل کا ہوتا ہے۔ وہ فرض کا نہیں ہوتا۔ حضور چاہتے ہیں۔ کہ جماعت میں رضاکارانہ جذبہ قائم رہے۔ تاکہ وہ ثواب کے بھی زیادہ مستحق ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کی زیادہ رحمتوں کو اپنی طرف کھینچیں۔ مگر آپ نے اس خطبہ کے اعلان میں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اگر کچھ عرصہ بعد یہ معلوم ہوا کہ باہر کی جماعتیں خود اختیاری طور پر اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو مجبوراً آپ کو تمام اصحاب کے لئے ان مجالس کا رکن بننا لازمی کرنا پڑے گا۔

شاید بعض لوگ اس مجلس کی اہمیت سے واقف نہیں۔ کہ یہ کس لئے قائم کی گئی ہے۔ سو جاننا چاہئیے۔ کہ خدام الاحمدیہ کوئی سیاسی سوسائٹی نہیں۔ بلکہ یہ ایک مذہبی انجمن ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں کو اسلامی اخلاق میں رنگین کرے۔ اور انہیں اسلامی نظام۔ اور اسلامی تمدن سے واقفیت پیدا کروائے۔ اور ان میں یہ جذبہ اور یہ ایثار پیدا کرے۔ کہ وہ احمدیت کی خاطر۔ اور اسلامی علم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنی جان و مال اور عزت کو قربان کر دیں۔ مگر یہ قربانی ایک معمولی کھیل نہیں ہے۔ بلکہ پیش از وقت بڑی تیاریاں چاہتی ہے۔

احمدیت کسی نئے دین کو پیش نہیں کرتی بلکہ وہی پرانا دین ہے۔ جس کو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے۔ اور احمدیت آج پھر اصلی شکل میں اس کو قائم کرنا چاہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جو خدا تعالےٰ کی وحی نے قرار دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں میں بڑا فرق یہ ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ مگر کرتے نہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے یاایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ کیونکہ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون (اللہ کے نزدیک یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ کہ جو تم کہو وہ کرو نہ) پس ہمیں اللہ تعالےٰ کے اس انذار سے ڈرنا چاہئیے۔ اور مسلمانوں میں۔ اور ہم میں یہی فرق ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے یعنے کہ ان میں قوت عمل نہیں رہی۔ کیونکہ ایمان ان کے دلوں سے اٹھ گیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے پھر ابنائے فارس میں سے ایک شخص کو بھیجا۔ جس کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل اور رجال من ابناء فارس۔ اگر ایمان ثریا کو بھی پہنچ جائے تو وہ مرد فارس اور اس کے ماننے والے پھر دنیا میں ایمان کو کھینچ لائیں گے۔

ایک اور وحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یعنی تیرے ذریعہ پھر خسروی دور کو شروع کیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کو مسلمان بنایا جائے گا۔ ہم نے بیعت کے وقت یہ عہد کیا تھا۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھیں گے۔ مندرجہ بالا الہام بھی آپ کے دعووں میں شامل ہیں۔ اگر واقعی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعووں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ تو اس آواز پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے یا آپ کے قائمقام کے ذریعے سے اٹھتی ہے۔ لبیک کہنا چاہئیے۔ کیونکہ ایک سچے مسلمان کی فطرتی پکار یہی ہے کہ سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر۔ باتیں بنانا اور عمل نہ کرنا ہمارے رب کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ اور یہ ہمارا شیوہ نہیں بلکہ غیر احمدیوں کا ہے۔

چالیس سال سے اوپر کے نوجوان انصار اللہ قائم کریں۔ اور پندرہ سے چالیس سال کے نوجوان مجالس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ اور اس سے کم عمر کے لڑکے اطفال الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ تمام احمدیوں کو چاہئیے۔ کہ اس تحریک کو احمدی نوجوانوں میں عام کریں۔ اور جو باوجود کہنے کے رکن بننے کے لئے تیار نہیں۔ ان کی دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ہم مرکز کی طرف سے ان کو سمجھائیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی سچا احمدی باوجود سمجھانے کے اپنی ہٹ پر قائم رہ سکتا ہے۔ اور مجلس کا رکن بننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ رکن بننے کے لئے خدام الاحمدیہ کے رکنیت فارم بھرنے لازمی ہیں۔ امیدوار اصحاب یہ رکنیت فارم دفتر مرکزیہ کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے متعلق دوسرا لٹریچر اگر ضرورت ہو۔ تو ہم بھیج سکتے ہیں۔ ہم تمام خدام اور انصار سے یہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنی پوری جدوجہد کریں۔ اور اپنی مساعی سے ہمیں اطلاع دیں۔ اور حضور ایدہ اللہ کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی حقانیت ثابت کریں۔ حضور فرماتے ہیں۔ "میں جماعت کے پریذیڈنٹوں سکرٹریوں۔ اور دوسرے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون کریں اور نوجوانوں کو اس بات پر مجبور کریں۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح ماں باپ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ راگست ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۱ رجولائی ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ اُن کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ہم اُن کی خدمت میں یکم اگست ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کردیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔ خاکسار منیجر الفضل

۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳ - بابو محمد عثمان صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی خانصاحب
۷۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد خانصاحب
۹۲۷ - بابو عبید اللہ صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۶۰۶ - ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۶۷۱ - عبد الغفار صاحب
۱۷۰۹ - ماسٹر شیر عالم صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
۲۵۵۶ - محمد یوسف صاحب
۲۷۴۰ - چوہدری عطا محمد صاحب
۲۸۷۱ - ملک صاحب خانصاحب نون
۳۲۳۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۳۶۸۳ - ” نعمت خاں صاحب
۴۴۱۶ - بابو محمد حسین صاحب
۴۴۲۳ - منشی کریم بخش صاحب
۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبد الوحید صاحب
۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
۴۸۶۰ - امام بخش صاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
۵۳۰۶ - عبد اللطیف صاحب
۵۳۸۸ - محمد الدین صاحب
۵۴۶۸ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۸۳۴ - ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۵۸۳۹ - چوہدری علی بخش صاحب
۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۳۲۷ - کریم بخش صاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمن صاحب

۶۷۴۵ - غلام سرور خان صاحب
۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ خانصاحب
۶۹۴۰ - سلطان علی صاحب
۷۱۵۰ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۳۳ - چوہدری نور احمد خانصاحب
۷۲۵۷ - ڈاکٹر احمد خانصاحب
۷۷۶۸ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۹۲۰ - مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۱۹ - چوہدری نعب الدین صاحب
۸۰۲۰ - عبد العزیز صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد خانصاحب
۸۲۴۳ - ملک نیر دزالدین صاحب
۸۳۲۷ - حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین احمد صاحب
۹۰۹۲ - ایم۔ اے جلیل فیضی صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۶۸۷ - ایم۔ ایچ احمدی
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد خانصاحب
۹۸۸۱ - چوہدری تفضل احمد صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۱۰۰۰۵ - چوہدری شبیر محمد صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خان صاحب

۱۰۰۳۷ - چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۲ - شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے۔ بشیری صاحب
۱۰۲۰۶ - چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۵۱ - صوفی۔ ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۵۸۴ - چوہدری احمد مختار صاحب
۱۰۵۹۱ - ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کنانور
۱۱۱۲۸ - جناب نعمت علی صاحب
۱۱۳۰۱ - محمد حسین صاحب
۱۱۵۰۷ - محمد سرور دانی صاحب
۱۱۵۱۲ - سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۶۴ - ایم محمد عثمان صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۶۲۴ - عبد الحکیم صاحب
۱۱۶۴۱ - فرنٹیئر سروس کمپنی
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۰ - ابو البشیر رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۹۲ - ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید خانصاحب
۱۱۸۵۷ - محمد حسین صاحب

۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۲۱۰۳ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۱۳۹ - سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۷۶ - چوہدری علی اکبر صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۵۵ - محمد شفیع صاحب
۱۲۳۰۵ - گلاب خانصاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۴۰۴ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۴۴ - محمد اسماعیل صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۲۹ - جان محمد صاحب
۱۲۵۵۹ - خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۸۴ - حکیم شاہنواز صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری حمید اللہ صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۴۶ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۳ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۸۰۷ - شمس الدین صاحب
۱۲۸۰۹ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ - میاں عبد الرشید صاحب
۱۲۸۳۹ - غلام محمد صاحب اختر
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۴ - برکت اللہ صاحب
۱۴۰۳۲ - خواجہ حافظ طیب اللہ صاحب
۱۴۰۶۲ - بابو عبد العزیز صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۵۰ - خلیفہ عبد الرحمن صاحب
۱۴۱۷۷ - شیخ محمد عبید اللہ صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد ناصر صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۵۲ - ایم احمد صاحب
۱۴۲۸۵ - چوہدری رحمت خانصاحب
۱۴۳۰۶ - ” نادر علی صاحب

۱۴۵۰۳ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۳ - منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۳۵ - مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۵۴۱ - عبد الکریم صاحب
۱۴۵۸۲ - غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبد السلام صاحب
۱۴۶۳۵ - ڈاکٹر علم الدین صاحب
۱۴۶۶۷ - میاں غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۴ - راجہ محمود احمد امجد صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب جوکہ
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۶۹۹ - اللہ بخش صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸ - محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۴۵ - میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۶ - حافظ نور الٰہی صاحب
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبد اللہ صاحب

۱۴۸۵۱ - قادر بخش صاحب
۱۴۸۵۳ - فرینڈ اینڈ کو
۱۴۸۸۳ - منشی محمد الدین صاحب
۱۴۸۸۸ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۸۹۳ - ملک ہدایت اللہ صاحب
۱۴۹۲۳ - چوہدری عزیز اللہ صاحب
۱۴۹۲۷ - حوالدار دسوندہا خانصاحب
۱۴۹۳۳ - چوہدری جھنڈے خانصاحب
۱۴۹۷۱ - ملک عزیز احمد صاحب
۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۱۳ - ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
۱۵۰۳۵ - بسمل صاحب
۱۵۰۵۰ - ریحانہ بنت ظریف صاحب
۱۵۰۶۹ - چراغدین صاحب
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۲۷ - خواجہ عبد الحمید صاحب
۱۵۱۴۵ - عبد المجید صاحب
۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۶۹ - خواجہ صدیق احمد صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف صاحب
۱۵۱۹۸ - چوہدری عبد المالک صاحب
۱۵۲۰۹ - خواجہ عبد العزیز صاحب

اٹھرا ایک عذاب الٰہی ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے۔ اس عذاب کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اسکا بچہ اس سے جدا ہوجاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو نوے فی صدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچا یا ہے حمل کب تھہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے آج ہی خریدلیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۵۲۱۲ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۲۳۹ - میر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۵ - منظور احمد صاحب
۱۵۲۷۰ - مرزا معظم بیگ صاحب
۱۵۲۸۲ - بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۸۸ - فضل محمد صاحب
۱۵۳۱۵ - شیخ فضل الٰہی صاحب
۱۵۳۳۳ - محمد اسماعیل صاحب
۱۵۳۳۸ - الٰہی بخش صاحب
۱۵۳۴۴ - ملک بشیر احمد صاحب
۱۵۳۴۸ - مشتاق احمد صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۸۱ - ایم - کے عابد شریف صاحب
۱۵۳۸۸ - ایم ایم شفیع صاحب
۱۵۳۹۶ - عبدالرحیم صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۳۲ - شیخ منظور احمد صاحب
۱۵۴۳۳ - کرنل اوصاف علی صاحب
۱۵۴۵۴ - شیر علی ولد علی محمد صاحب
۱۵۴۶۱ - لائبریرین احمدیہ سلیم ایسوسی ایشن
۱۵۴۶۸ - منیجر صاحب نواب کوٹ نادم
۱۵۴۷۱ - ڈاکٹر غلام محمد صاحب
۱۵۵۰۰ - محمد نصیب صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷ - سکرٹری تبلیغ
۱۵۵۳۵ - بابو عبدالرحیم صاحب

۱۵۵۳۷ - علی بن عبدالقادر صاحب
۱۵۵۶۷ - محمد شریف صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد معظم صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۵۸۴ - شیخ بشیر الدین صاحب
۱۵۵۹۴ - چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۵۵۹۷ - ،، مقصود علی صاحب
۱۵۵۹۸ - ماسٹر محمد حسن صاحب
۱۵۶۰۸ - ایم نعیم اللہ صاحب
۱۵۶۱۵ - عبدالسلام صاحب
۱۵۶۲۱ - احمد حسن صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۸ - سیکرٹری جماعت الکنور
۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر صاحب
۱۵۶۴۳ - مولوی عبدالکریم صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۱ - چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵۶۵۵ - ،، علی محمد صاحب
۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
۱۵۶۸۰ - غلام حسن خانصاحب
۱۵۶۸۶ - سید ولایت شاہ صاحب
۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب
۱۵۷۱۴ - محمد مسعود صاحب
۱۵۷۱۹ - خانصاحب شیخ ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۳۶ - ملک عبدالمجید خانصاحب
۱۵۷۶۷ - ایم - اے لطیف صاحب
۱۵۷۷۳ - چوہدری سلطان احمد صاحب

۱۵۸۰۷ - عبدالرحمٰن خانصاحب
۱۵۸۰۹ - ملک محمد عبداللہ صاحب
۱۵۸۱۳ - مبارک احمد صاحب
۱۵۸۱۹ - عبدالمجید خانصاحب
۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب
۱۵۸۳۳ - جہاں آرا بیگم صاحبہ
۱۵۸۳۵ - ایم عظیم خانصاحب
۱۵۸۳۷ - سیٹھ کریم بھائی صاحب
۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
۱۵۸۵۱ - نصیر احمد صاحب
۱۵۸۵۷ - صلاح الدین صاحب
۱۵۸۶۱ - ڈاکٹر عبدالغنی صاحب
۱۵۸۶۲ - محمد اشرف صاحب
۱۵۸۸۰ - بابو محمد افضل صاحب
۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۵۸۸۵ - امیر جماعت احمدیہ چیبوکی
۱۵۸۹۳ - احمد الدین صاحب
۱۵۸۹۴ - چوہدری رشید احمد صاحب
۱۵۹۱۰ - ماسٹر احمد خانصاحب
۱۵۹۱۱ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۹۱۲ - شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۹۱۳ - بابو ثناء اللہ صاحب
۱۵۹۱۶ - قریشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۲۰ - عبداللطیف صاحب
۱۵۹۲۱ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۵۹۲۵ - عالم خان صاحب
۱۵۹۲۸ - فقیر محمد صاحب
۱۵۹۴۰ - محمد خورشید عالم صاحب

۱۵۹۴۹ - چوہدری جھنڈے خانصاحب
۱۵۹۵۳ - میر اللہ بخش صاحب
۱۵۹۵۴ - شیخ فیض قادر صاحب
۱۵۹۵۵ - قاضی عبدالقادر صاحب
۱۵۹۵۷ - چوہدری عطاء اللہ خانصاحب
۱۵۹۶۱ - آر - اے ملک صاحب
۱۵۹۷۳ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۷۴ - بابو عبدالعزیز صاحب
۱۵۹۷۶ - چوہدری سردار احمد صاحب
۱۵۹۷۸ - محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۷۹ - سید غلام ابراہیم صاحب
۱۵۹۸۰ - لفٹننٹ ڈاکٹر نور الدین صاحب
۱۵۹۹۴ - محمد یامین خانصاحب
۱۵۹۹۵ - محمد اکرام اللہ خانصاحب
۱۵۹۹۶ - ملک سعادت احمد صاحب
۱۵۹۹۷ - محمود شفقت صاحب
۱۵۹۹۹ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۶۰۰۲ - مولا بخش صاحب
۱۶۰۰۳ - رشید احمد خانصاحب
۱۶۰۰۵ - چوہدری عطاء اللہ صاحب
۱۶۰۰۷ - مولوی منظور احمد صاحب
۱۶۰۰۹ - بیگم صاحبہ ناصر الدین صاحب
۱۶۰۱۱ - چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۶۰۱۲ - نور محمد صاحب
۱۶۰۱۳ - قاضی لال محمد صاحب
۱۶۰۱۹ - خواجہ جلال الدین صاحب
۱۶۰۲۶ - ایم جی حیدر صاحب
۱۶۰۲۷ - ملک غلام حسین صاحب

۱۶۰۳۰ - میاں منظور الٰہی صاحب
۱۶۰۳۵ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۶۰۳۸ - والدہ داؤد احمد صاحب
۱۶۰۳۹ - چوہدری عبدالمنان صاحب
۱۶۰۴۷ - ایم عطا محمد صاحب
۱۶۰۵۵ - محمد عبدالحق صاحب
۱۶۰۵۶ - عبدالسلام خانصاحب
۱۶۰۵۷ - آفتاب احمد خانصاحب
۱۶۰۵۸ - مرزا عبدالرحمٰن صاحب
۱۶۰۶۵ - غلام مصطفٰے صادق صاحب
۱۶۰۶۶ - محمد شفیع صاحب
۱۶۰۶۷ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۶۰۶۹ - محمود خانصاحب
۱۶۰۸۲ - مسعود الرحمٰن صاحب
۱۶۰۹۰ - محمد عالم صاحب
۱۶۰۹۲ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۶۰۹۴ - عبدالرؤف صاحب
۱۶۰۹۵ - چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
۱۶۱۰۰ - بابو عبدالکریم صاحب
۱۶۱۰۱ - ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۶۱۰۷ - انجمن احمدیہ مونگی
۱۶۱۰۸ - محمد عبداللہ صاحب
۱۶۱۱۲ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۶۱۱۹ - ظفر اسلام صاحب
۱۶۱۲۱ - محمد حسین خانصاحب
۱۶۱۲۲ - سید عبدالرشید صاحب
۱۶۱۲۴ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ
۱۶۱۳۳ - عبدالقادر صاحب
۱۶۱۳۴ - قاضی نذیر احمد صاحب

۱۶۱۳۸ - عبدالرحیم شریف احمد صاحب
۱۶۱۳۹ - قاضی محمد اکبر شاہ صاحب
۱۶۱۴۳ - محمد عبداللہ خیر الدین صاحب
۱۶۱۴۶ - منشی احمد الدین صاحب
۱۶۱۵۵ - منشی عبدالغنی صاحب
۱۶۱۵۸ - ایم ضیاء الحق صاحب
۱۶۱۵۹ - شریف احمد صاحب
۱۶۱۶۰ - بابو عبدالغنی صاحب
۱۶۱۶۳ - محمد صادق صاحب
۱۶۱۶۵ - شمس الدین احمد صاحب
۱۶۱۶۷ - شیخ خدا بخش صاحب
۱۶۱۶۹ - بجانہ ظہیر احمد صاحب
۱۶۱۷۰ - قریشی عبدالرحمٰن صاحب
۱۶۱۷۵ - چوہدری محمد یوسف صاحب
۱۶۱۷۶ - حاجی - اے - کے احمدی
۱۶۱۷۷ - چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۶۱۷۹ - پیر سلطان عالم صاحب
۱۶۱۸۶ - مستری تاج الدین صاحب
۱۶۱۸۷ - کے باوہ صاحب
۱۶۱۸۸ - مسعود احمد شاہ صاحب
۱۶۱۹۰ - ملک عبدالرحمٰن صاحب
۱۶۱۹۱ - راجہ عبدالحمید صاحب
۱۶۱۹۴ - ملک محمد ظہور صاحب
۱۶۲۰۴ - لفٹننٹ ہادی علی خانصاحب
۱۶۲۰۸ - عبدالرشید صاحب
۱۶۲۰۹ - مولوی حبیب اللہ صاحب
۱۶۲۱۳ - سید محمود صاحب
۱۶۲۱۴ - اللہ دتا صاحب
۱۶۲۱۷ - شیخ بشیر احمد صاحب

۱۶۲۱۹ - فضل الٰہی صاحب - ۱۶۲۲۰ - بابو محمد اصغر علی صاحب - ۱۶۲۲۲ - ایم اسرار الحق صاحب ۱۶۲۲۵ - محمد صادق صاحب ۱۶۲۲۹ - ایم - اے خانصاحب ۱۶۲۳۲ - قریشی محمد شفیع صاحب - ۱۶۲۳۷ عبدالقادر صاحب
۱۶۲۳۹ - محمود احمد صاحب ۱۶۲۴۰ - محمد بشیر صاحب ۱۶۲۴۲ - شوکت علی صاحب ۱۶۲۴۳ - ڈھی بنگال مل اسٹور کمپنی ۱۶۲۴۵ ملک محمد دین صاحب - ۱۶۲۵۳ - میر ذکاء اللہ صاحب ۱۶۲۶۱ لطیف احمد صاحب

آپکو لڑکے کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۂ اولؓ کا ۹۹ فیصدی مجرّب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں انکو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ضروری نوٹس!

محکمہ ہذا میں ایک مقدمہ حمیدہ بیگم بنام حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری ایک عرصہ سے دائر ہے۔ حمیدہ بیگم صاحبہ نے (جو ان کی اہلیہ ہیں) خلع کی درخواست کی ہے۔ حفیظ الرحمٰن صاحب کو دو رجسٹری چٹھیاں بھی بھیجی گئی ہیں۔ مگر وہ عمداً اطلاعیابی اور چٹھیوں کی وصولی سے گریز کر رہے ہیں۔

حفیظ الرحمٰن نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۵ ر دسمبر ۱۹۴۱ء میں اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اس مقدمہ کے بارہ میں مفصل جواب بعد میں لکھونگا۔ مگر چھ ماہ تک بھی اُن کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

چونکہ یہ معاملہ بہت دیر سے چلا آرہا ہے۔ اس لئے حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری کو نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ماہ تک اپنا مکمل پتہ دیں۔ اور مقدمہ ہذا کی اصالتاً یا وکالتاً پیروی کریں۔ ورنہ ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔

ناظم محکمہ قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ
قادیان

ضرورت ہے

اچھے درزیوں۔ کٹنگ ماسٹروں
کلرکوں کی

تنخواہیں معقول۔ رہائش کیلئے مکان مفت۔ آنے کے لئے کرایہ ریلوے وغیرہ خواہشمند احباب فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجدیں۔ اور ساتھ ہی کم از کم تنخواہ جو وہ لے سکتے ہوں۔ لکھدیں۔

اے۔ڈی۔پال برادرس ٹیلرز رانچی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ جولائی۔ ماسکو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روسی فوجوں نے سخت لڑائی کے بعد دو اہم شہروں کو خالی کر دیا ہے۔ ادھر وارونیش کے علاقہ میں تاحال سخت لڑائی جاری ہے۔ روسی اس علاقہ میں ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر دشمن کی فوجوں کی تعداد گنتی میں بہت زیادہ ہے۔ جرمن فوجیں شہر کو شمال اور جنوب کی طرف سے گھیرنے کی کوشش میں ہیں۔ ان حملوں میں جرمنوں کو بھی بھاری نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ دریائے ڈان کے ساتھ ساتھ مشرق کی طرف جرمن فوجیں بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ روسی فوجیں گھیرے سے بچنے کے لئے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی ہیں اور ایک ایک انچ زمین کے لئے کٹ رہی ہیں ؛

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ انگریزی فوجوں نے مصر کے درمیانی علاقہ میں دشمن پر حملہ کر دیا ہے۔ یہ لائن تل العیسیٰ سے قنطاوہ تک پھیلتی ہوئی چلی گئی ہے۔ ایک نامہ نگار نے لڑائی کے میدان سے لکھا ہے کہ العالمین کی لڑائی سے ہماری فوجوں نے جس جنگ کا آغاز کیا تھا وہ ابھی تک جاری ہے۔ کل دن بھر لڑائی ہوتی رہی۔ اس جنگ کی مفصل خبریں ابھی تک نہیں آئیں۔ تاہم نامہ نگار کا بیان ہے کہ یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔ دشمن کے بہت سے سپاہیوں کو پکڑ لیا گیا ہے۔ شمالی علاقہ کے حملہ کو روک کر برطانی فوجیں درمیانی مورچوں میں گھس گئی ہیں۔ ان کا مقصد دشمن کے بکتر بند دستوں کو نقصان پہنچانا ہے۔ جنگل کے دن ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن پر کامیاب حملہ کیا۔ اور اس کی کم سے کم چھ گاڑیاں نشانہ بنائیں۔ ایک قافلہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ دشمن کے سب سپاہی بھاگ نکلے۔ ایک اور جگہ دشمن کے ایک ٹینک دو بکتر بند گاڑیاں اور ۱۲ موٹر گاڑیوں پر حملہ کیا گیا۔ اور ایک کے سوا سب گاڑیاں برباد ہو گئیں۔ دشمن کے ہوائی جہاز مقابلہ پر آئے۔ جن میں سے پانچ کو مار کر گرا لیا گیا اور باقیوں کو سخت نقصان پہنچا ؛

لنڈن ۱۶ جولائی۔ برطانیہ کے ترک ایلچی نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ترکی نے اپنے دوست برطانیہ سے پوری طرح صلاح مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے ساتھی پر بوجھ ثابت نہیں ہوگا۔ اگر ترکی سے کام نہ لیا گیا تو اس کا نتیجہ نہ صرف اس کے لئے برا ہوگا بلکہ اس کے دوستوں کے لئے بھی خطرہ بڑھ جائیگا۔ ترک ایلچی نے اس بات پر زور دیا کہ برطانیہ اس جھوٹے پراپیگنڈے پر یقین نہ کرے جس کا مقصد دونوں ملکوں میں پھوٹ ڈلوانا ہے ؛

لنڈن ۱۶ جولائی۔ کل برطانیہ کے شکاری ہوائی جہازوں نے شمالی فرانس پر پھر حملہ کیا۔ توپوں کی چوکیوں ریل گاڑیوں اور وائرلیس سٹیشنوں کو خاص طور پر بموں کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک جگہ ایک کارخانے پر گولہ باری کی گئی اور مینہ برسایا گیا۔ ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کے ایک چھوٹے جہاز کو ڈبو دیا گیا۔ اور تین ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ ایک ہفتہ ہوا جرمنی کے ایک سمندری اڈے پر جہاں ڈبکنی کشتیوں کا بہت بڑا کارخانہ تھا حملہ کیا گیا تھا اب اس کے فوٹوؤں سے معلوم ہوا ہے کہ کارخانے کو سخت نقصان پہنچا ہے ؛

لنڈن ۱۶ جولائی۔ برطانیہ میں بہت بڑے پیمانہ پر فوجیں اتارنے کی مشق کی گئی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے افسر بھی اس فوجی مشق کو دیکھنے کے لئے موجود تھے کینیڈا کی ایک فوج اور برطانیہ کے سمندری اور ہوائی بیڑے نے اس میں حصہ لیا ؛

لنڈن ۱۶ جولائی۔ نومبر ۱۹۴۰ء میں گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمانوں کو مسجد کے لئے ایک جگہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے متعلق ساٹھ ہزار پونڈ کے خرچ کا تخمینہ گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا گیا ؛

لنڈن ۱۶ جولائی۔ مسٹر چرچل نے مسٹر روزویلٹ کو لکھا ہے کہ امریکہ کے لوگ برطانی لوگوں کے نام جو پرائیویٹ تحفے بھیجتے ہیں۔ اب ان کی تعداد کم کر دینی چاہیئے۔ تاکہ جہازوں پر مزید سامانِ جنگ لایا جا سکے۔ انہوں نے مسٹر روزویلٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ جب سے لڑائی چھڑی ہے امریکہ سے بہت زیادہ تحفے انگلستان کے لوگوں کو پہنچ رہے ہیں۔ مگر میری درخواست ہے۔ کہ اب ان کی گنتی گھٹا دی جائے تاکہ جہازوں میں سامان جنگ کے لئے اور جگہ نکل سکے ؛

لنڈن ۱۶ جولائی۔ پچھلے دنوں دن کے وقت برطانی ہوائی جہازوں نے ڈینزگ پر حملہ کیا تھا۔ لنڈن میں ایک افسر نے اس حملہ کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ حملہ جرمن ڈبکنی کشتیوں پر حملہ کی پہلی کڑی ہے اب برطانی ہوائی جہاز جرمن ڈبکنیوں پر ایسی جگہ حملہ کرینگے جہاں سے وہ بچنے کے لئے سمندر میں غوطہ نہیں لگا سکیں گی ؛

واشنگٹن ۱۶ جولائی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے کارخانے دھڑا دھڑ جہاز تیار کر رہے ہیں۔ حال ہی میں مال و اسباب اور تیل لے جانیوالے جہاز جن کا وزن ۷ لاکھ ۳۱ ہزار ٹن تھا۔ سمندر میں اتارے گئے۔ اگلے سال یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ اڑھائی کروڑ ٹن وزنی جہاز تیار کرے گا ؛

چنگنگ ۱۶ جولائی۔ چینی فوجیں فوچاؤ میں داخل ہو گئی ہیں۔ جاپانیوں کی فوج جو آگے بڑھ رہی تھی۔ اسے اب روک لیا گیا ہے ؛

لاہور ۱۵ جولائی۔ خفیہ پولیس خواجہ نذیر احمد صاحب سابق سپیشل آفیشل ریسیور کے خلاف بعض شکایات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ خواجہ صاحب نے ہائیکورٹ میں درخواست دی تھی کہ یہ تحقیقات منسوخ ہونی چاہیئے۔ خواجہ صاحب کی طرف سے مسٹر رام لال آنند اور تاج کی طرف سے مسٹر سلیم پیروکار تھے۔ مسٹر جسٹس بلیکر نے بحث سننے کے بعد خواجہ صاحب کی درخواست مسترد کر دی اور کہا۔ کہ درخواست قبل از وقت ہے پولیس کو تحقیقات کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ اس کے بعد خواجہ صاحب کے وکیل نے ایک اور درخواست دی کہ ان کے خلاف کوئی مقدمہ ہائیکورٹ کی اجازت کے بغیر نہیں چلایا جا سکتا۔ کیونکہ وہ ہائیکورٹ کے افسر ہیں۔ اس کے متعلق عدالت نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ؛

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ پہلے خبر آئی تھی۔ کہ سکندریہ میں فرانس کے جو جنگی جہاز ہیں۔ ان کے بارہ میں وشی گورنمنٹ نے مسٹر روزویلٹ کی تجویز کو مسترد کر دیا۔ بعد کی اطلاع ہے کہ اس نے ان جہازوں کا غیر مسلح کیا جانا منظور کر لیا ہے۔ سکندریہ میں فرانس کے دو جنگی جہاز۔ تین کروزر۔ تین تباہ کن جہاز اور ایک آب دوز ہے ؛

لنڈن ۱۵ جولائی۔ انڈیا لیگ نے لنڈن کے جنگی کارخانوں میں کام کرنیوالے مزدوروں سے اس بارہ میں ووٹ طلبی کی۔ کہ آیا وہ چاہتے ہیں یا نہیں کہ ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کرنے اور وہاں فوراً نیشنل گورنمنٹ کے قیام کے اصول کو تسلیم کر کے برطانی حکومت جلد از جلد ہندوستانی لیڈروں سے سمجھوتہ کی بات چیت شروع کرے۔ ۷۵ ہزار ووٹروں نے اثبات میں جواب دیا۔ ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مزدوروں کا ایک وفد مسٹر چرچل کے پاس جائے۔ اور مطالبہ کرے کہ ان کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ہندوستان سے سمجھوتہ کریں۔ اسی امر کے متعلق ملک میں مختلف مقامات پر جلسے بھی منعقد ہوئے ؛

واردھا ۱۵ جولائی۔ گاندھی جی نے ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا کہ برطانی گورنمنٹ سے سمجھوتہ کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ انگریزوں کے یہاں سے چلے جانیکے بعد ہندوستان میں تمام پارٹیاں خود بخود ختم ہو جائینگی۔ ہندوستان کی آزادی سے جنگ کا پانسہ پلٹ سکتا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ میں خود جیل کو دعوت نہیں دونگا۔ لیکن اگر مجھے قید کر دیا گیا۔ تو ممکن ہے وہاں مرنے تک کیلئے بھوک ہڑتال کر دوں ؛

بٹالہ ۱۵ جولائی۔ بذریعہ منادی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے حسب ذیل بھاؤ مقرر کئے گئے ہیں۔ تیل مٹی چار آنہ بوتل۔ نمک فی سیر ۱/۱/۶ کھانڈ پونے تین سیر فی روپیہ۔ آٹا پرچون ۵/۹/- گندم پرچون ۵/۳/- چاول باسمتی دس روپیہ من۔ ماچس ۶/۰/- نیز یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ریڈیو کی خبریں ایک دوسرے کو سنانے والے مجرم ہوں گے۔ اور ان سے قانون کے مطابق سلوک کیا جائیگا ؛

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ العالمین کے مرکزی علاقہ میں ہماری فوجوں نے کامیاب حملہ کیا اور جنوبی پہاڑی کے مغربی سرے پر قبضہ کر لیا اور دشمن کے کچھ سپاہی قید کر لئے تیسرے پہر دشمن نے ٹینکوں سے جوابی حملہ کیا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ تل العیسیٰ پر جرمن قابض ہو گئے ہیں۔ اتحادی طیاروں نے بن غازی پر حملہ کر کے جگہ جگہ آگ لگا دی۔ طبروق پر دھواں دھار بمباری کی گئی ؛

ماسکو ۱۷ جولائی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں ڈان کے مورچہ پر مشرق کی طرف کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ روسی فوجیں وورونیش کے علاقہ میں زبردست مقابلہ کر رہی ہیں۔ سٹالن گراڈ اور روسٹوف کے لئے خطرہ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور جرمن کوشش کر رہے ہیں کہ ان دونو اہم شہروں کے پیچھے پہنچ جائیں اسوقت وہ سٹالن گراڈ سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ہیں ؛

واشنگٹن ۱۷ جولائی۔ گاندھی جی کی نئی تحریک پر امریکن پریس نے تبصرہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ کیا گاندھی جی ہندوستان کیلئے متوقع حملہ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ اس موقعہ پر ایسی حرکت نہ کرتے ؛

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کو نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ ؛

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی ؛